مرکز الحرمین الاسلامی کے زیر اہتمام
جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی پچاس سالہ تعلیمی، تربیتی و دعوتی خدمات کے اعتراف میں ایک مثالی تقریب

رپورٹ: ارسلان ظفر

جامعہ سلفیہ جو علم و عمل کا عظیم گہوارہ ہے۔ جو اپنی پچاس بہاریں دیکھ چکا ہے۔ اس نصف صدی کے سفر میں کئی نشیب و فراز آئے لیکن جامعہ نے اپنے نصب العین کو پانے کیلئے بڑی محنت، لگن اور استقامت کے ساتھ سفر جاری رکھا۔ اس کی پچاس سالہ کارکردگی کامیابیوں اور کامرانیوں سے مزین ہے۔ یہ عدیم المثال ادارہ اپنے اعلیٰ نظام اور عمدہ نصاب کی بدولت دوسروں سے ممتاز نظر آتا ہے۔ اسلاف کے عقائد ونظریات کا داعی وترجمان ہے، اس کا منہج کتاب وسنت پر مبنی ہے۔ تمام صحابہ کرام آئمہ عظام، محدثین، فقہاء کی عزت وتوقیر کا درس دیتا ہے۔ اوران کی خدمات اسلام کا دل وجان سے معترف ہے۔

جامعہ نے ان پچاس سالوں میں بے پناہ ترقی کی ہے جہاں اپنے ظاہری حسن کو چار چاند لگائے وہاں اعلیٰ تعلیمی معیار قائم کیا۔ نصاب تعلیم میں انقلابی اصلاحات کیں اور ایک ایسا اسلامی نصاب متعارف کرایا جو اعلیٰ تعلیمی اداروں کے ہم آہنگ اور عالمی تقاضوں کے مطابق ہے۔ قابل ترین اساتذہ کرام اور ماہرین تعلیم کی ایک جماعت ہمہ وقت درس وتدریس، تعلیم وتربیت میں مصروف عمل ہے۔ طلبہ میں تعلیمی ودعوتی رجحان اور تحقیق وجستجو کا ذوق جامعہ کے بہترین ماحول کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ جامعہ کی تعلیمی و دعوتی خدمات کا دائرہ نہ صرف پاکستان بلکہ اکناف عالم میں پھیلا ہوا ہے۔ اس کے فیض یافتگان اپنی علمی ضوفشانیوں سے پورے عالم کو منور کررہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عالم عرب کے ممتاز علماء اور مشائخ جامعہ سے نہ صرف متعارف ہیں بلکہ اپنے قدوم میمون سے جامعہ کو شرف بخش چکے ہیں۔

جامعہ کی پچاس سالہ تعلیمی، تربیتی ودعوتی خدمات کے اعتراف میں ایک مثالی اور باوقار تقریب کا اہتمام مورخہ 11 جون 2006ء بروز اتوار مرکز الحرمین الاسلامی فیصل آباد نے کیا۔ جس کی صدارت مولانا عبدالعزیز حنیف، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی معروف ادیب اور مورخ جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی تھے۔

تلاوت قرآن کی سعادت جناب قاری عبید اللہ صاحب نے حاصل کی۔ اس کے بعد مرکز حرمین کے چیئرمین میاں سعید اقبال طاہر نے تقریب کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے جامعہ سلفیہ کی حسن کارکردگی پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ موجودہ حالات میں دینی اور اسلامی سرگرمیوں کو جاری رکھنا بہت بڑی نیکی ہے۔ خصوصا جامعہ سلفیہ جیسی عظیم درسگاہ میں تعلیمی، تربیتی، تدریسی ودعوتی کام جاری رکھنا بہت بڑا جہاد ہے۔ جامعہ سلفیہ اپنے پچاس سال مکمل کرچکا ہے اس ضمن میں مختلف تقریبات منعقد ہو چکی ہیں۔ لیکن ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے یہ تقریب منعقد کی جارہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت پاکستان میں بے شمار دینی مدارس کام کررہے ہیں لیکن جامعہ ان میں ممتاز نظر آتا ہے۔ اس نے جو اسلوب اور طریقہ اختیار کیا ہے اس کیوجہ سے جامعہ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اور خصوصا عرب دنیا میں جامعہ سلفیہ کا نام نہایت احترام کے ساتھ لیا جاتا ہے۔ پچاس سالوں میں جس طرح مرحلہ وار ترقیاتی تعمیراتی کام ہوئے وہ قابل تحسین ہیں۔ خصوصا گذشتہ دس سالوں میں جو تعلیمی اور تعمیری کام ہوئے اس کی پہلے مثال نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے جامعہ کا موجودہ معیار تمام اداروں کیلئے قابل تقلید ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ جامعہ اور اس سے متعلقین تمام انتظامیہ اور قابل صد احترام اساتذہ کرام کو خراج تحسین پیش کرنے کی یہ ادنیٰ سی کوشش ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ لوگ بہت بڑے اعزاز کے مستحق ہیں لیکن ہم اپنی بساط کے مطابق اس میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ اور دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول ومنظور فرمائے۔

اس کے بعد جامعہ کے ممتاز استاذ علامہ حافظ مسعود عالم صاحب نے جامعہ کی نمائندگی کرتے ہوئے گفتگو کی۔ آپ نے مرکز الحرمین الاسلامی کے روح رواں میاں طاہر اور ان کے رفقاء کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے جامعہ سلفیہ کی خدمات کے اعتراف میں یہ مثالی تقریب منعقد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ سلفیہ میں جن گرامی قدر اساتذہ نے مسندوں کو شرف بخشا ہے اور ان کی وجہ سے یہ مسندیں مزین اور روشن ہیں۔ اور آج جامعہ ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا پچاس بہاریں دیکھ چکا ہے۔

جامعہ سلفیہ دراصل تسلسل ہے اس عالی مرتبت مشن کا، جس کا آغاز آقائے دوجہاں ﷺ نے کیا تھا۔ دار ارقم سے شروع ہونے والی یہ تحریک مدینہ منورہ، مسجد نبوی میں رونق افروز ہوئی اور اصحابہ صفہ میں شامل وہ تمام صحابہ کرام جنہوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ اس سلسلہ ذھبیہ میں شریک جلیل القدر صحابی حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن مسعود، سیدہ طاہرہ ام المومنین حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تھیں۔ یہ حلقے بڑھتے ہوئے حضرت امام مالک، حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام احمد بن حنبل، حضرت امام شافعی، حضرت لیث بن سعد، حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہم اللہ تک پہنچے۔ اور وہ عظیم الشان ادارے جن میں تیونس کا جامعہ زیتونیہ، بغداد کا جامعہ نظامیہ، مصر کا جامعہ الازھر، بہت نمایاں ہیں۔ اور برصغیر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خانوادے نے جس عزم اور استقلال کے ساتھ اس مشن کو جاری رکھا۔ وہ دین کا سنہری باب ہے۔ اور اس سلسلہ کا ایک قابل قدر محدث شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے تو خدمت حدیث میں ایک نادر مثال قائم کی ہے ان سے فیض یافتہ وہ علماء کرام جن کی کاوش سے برصغیر میں علم حدیث کو فروغ حاصل ہوا۔ اور قیام پاکستان کے بعد اس مشن کے جاری رکھنے کیلئے انہوں نے ایک ایسے عظیم ادارے کا خواب دیکھا جو نہ صرف دینی علوم کا سرچشمہ ہو بلکہ ایسے رجال کار بھی تیار کرے جو اسلام کے حقیقی نمائندہ ہوں۔ اور اسلام کی ترجمانی کے اہل ہوں۔

اس عظیم تر مقصد کو حاصل کرنے کیلئے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی بنیاد رکھی گئی اور وقت کے اکابر علماء نے اس میں شرکت کی۔ جن کی قیادت وسیادت کا شرف مولانا سید محمد داؤد غزنوی، شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی صاحب کو حاصل ہوا۔ ان کے رفقاء میں مولانا عبیداللہ احرار، مولانا محمد اسحاق چیمہ، صوفی عبداللہ، مولانا میاں محمد باقر، مولانا سید مولا بخش کوموی، میاں فضل حق خصوصی طور پر شامل تھے۔

جامعہ آج بھی اپنے اکابر کے اس منہج پر قائم ہے اور اس کی ترویج اور اشاعت کیلئے دن رات کوشاں ہے۔ جلیل القدر ماہرین تعلیم اور اپنے وقت کے معروف شیوخ الحدیث نے مل کر جامعہ کا نصاب مرتب کیا جس میں اس بات کا خصوصی اہتمام کیا گیا کہ دین اسلام کے اساسی ماخذ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ فقہاء امت کی آراء تفہیم دین کو بھی زیر تدریس لایا جائے جس کیلئے فقہ مقارن کی کتب شامل نصاب کی گئی۔

جامعہ کا یہ مشن ہے کہ وہ کتاب وسنت کے راستے پر گامزن ہے۔ اس کا علم بردار ہے، اس کا داعی ہے، اسکا محافظ ہے۔ جامعہ میں حریت فکر کا ماحول ہے لیکن اس میں سلفیت کا پہلو غالب ہے۔ جس کے ذریعے الحاد وتجدید کا راستہ روکا گیا ہے۔ جامعہ کا عظیم تر مقصد بھی یہی ہے کہ ہم نے اس کے ذریعے دہریت، پرویزیت، قادیانیت، جدیدیت، کا ہر میدان میں نہ صرف مقابلہ کرتے ہیں بلکہ اس کے راستے میں سد سکندری ہیں۔

آج بھی جامعہ تعمیر وترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جس کیلئے ہم میاں نعیم الرحمٰن، صوفی احمد دین صاحب، حاجی بشیر احمد صاحب کے شکر گزار ہیں۔ نیز اس عظیم کام کی منصوبہ بندی اور پالیسی ساز ہمارے برادر گرامی محترم یاسین ظفر صاحب ہیں جو اس سارے سلسلہ کو لیکر چل رہے ہیں۔ ہمارا یہ سفر مزید جاری ہے جامعہ کے تمام اساتذہ کرام بھی مبارک اور تحسین کے لائق ہیں جنہوں نے بڑی دل جمعی کے ساتھ جامعہ میں کام کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اب اس کام میں وسعت پیدا ہوئی ہے اور ایک نیا ادارہ وجود میں آچکا ہے جس کا عنقریب افتتاح ہوگا ان شاءاللہ۔

اس کے بعد عظیم دانشور اور مورخ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب نے تاریخی تناظر میں جامعہ سلفیہ کا تذکرہ کیا اور سیر حاصل گفتگو کی۔ جس کی تفصیل آئندہ دی جائے گی۔

آخر میں صاحب صدر جناب مولانا عبدالعزیز حنیف ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے صدارتی کلمات ارشاد فرمائے۔

انہوں نے مرکز الحرمین کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد جامعہ سلفیہ کی خدمات جلیلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ عظیم الشان ادارہ اہلحدیث کے ماتھے کا جھومر ہے۔ جس پر ہم سب کو بڑا ناز ہے۔ اور اس کی تعلیمی، تدریسی، دعوتی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ جامعہ کی تعمیر وترقی میں جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام کا اتحاد واتفاق انتظامیہ کی مخلصانہ کوششیں کارفرما ہیں۔ مولانا نے کہا کہ آج دینی مدارس کے کردار پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں اور طرح طرح کے الزامات لگائے جا رہے ہیں لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ جس کو بھی دینی مدارس کے بارے میں شک وشبہ ہے وہ جامعہ سلفیہ کا معائنہ کرے تمام غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔

انہوں نے جامعہ سلفیہ کے رفاہی اور معاشرتی کردار کو بھی سراہا اور کہا کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تمام بڑی کانفرنسوں میں اس کا کردار نمایاں رہا ہے۔ اور بڑھ چڑھ کر کام کیا ہے۔

آج جامعہ جس منزل پر پہنچا ہے۔ اور مزید ترقی کر رہا ہے اس کا سہرا موجودہ نوجوانوں کے سر جاتا ہے جنہوں نے مل جل کر اس کو موجودہ حالات کے تقاضوں کے مطابق بنایا ہے۔

اس کے بعد جامعہ کی حسن کارکردگی اور پچاس سالہ خدمات کے اعتراف میں یادگار شیلڈ پیش کی گئی۔ شیخ الحدیث جامعہ مولانا عبدالعزیز علوی نے وصول کی۔ جبکہ مولانا محمد اسحاق بھٹی، اور مولانا عبدالعزیز حنیف کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ تمام اساتذہ کرام کی خدمت میں گراں قدر کتب اور ایک نفیس قسم کا بیگ تحفتہً دیا گیا۔ آخر میں پرتکلف عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ مدیر التعلیم جناب یاسین ظفر نے تمام رفقاء خصوصاً مرکز الحرمین کے رفقاء کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جامعہ سلفیہ جو کہ ام الجامعات ہے کی خدمات میں اہم ترین نکتہ یہ ہے کہ اس نے ایک انقلابی فکر اور سوچ پیدا کی ہے۔ جس کی بدولت مدارس کا نہ صرف ماحول تبدیل ہوا بلکہ کتاب وسنت کا منہج بھی نافذ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم آئندہ بھی یہ کردار ادا کرتے رہیں گے اور اس عظیم الشان علم وعمل کے گہوارے کے ذریعے تعلیمی وتربیتی وتدریسی خدمات سرانجام دیں گے۔

دعائے خیر کے ساتھ یہ مثالی تقریب اختتام کو پہنچی۔

کراچی سے تبلیغی وفد کی جامعہ آمد

گذشتہ دنوں کراچی سے علماء کرام اور تاجروں پر مشتمل تبلیغی وفد نے جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا دورہ کیا۔ یہ وفد جو تبلیغی مشن پر مختلف علاقوں میں دعوتی و تبلیغی خدمات سرانجام دیتے ہوئے فیصل آباد پہنچا تو انہوں نے جامعہ دیکھنے کی خواہش کی۔ فیصل آباد تبلیغی جماعت کے امیر حاجی غلام نبی صاحب کے ہمراہ یہ وفد جامعہ میں تشریف لایا۔

وفد کو جامعہ کے تمام شعبہ جات کا معائنہ کرایا گیا۔ اور بعد میں پرنسپل جامعہ نے انہیں جامعہ کی کارکردگی اور اس کے نظم ونسق سے آگاہ کیا اور تفصیلی حالات بیان کئے۔ اس کے ساتھ شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی صاحب نے دعوت کی اہمیت اور طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔

آخر میں وفد کے امیر حاجی محمد ابراہیم صاحب نے جامعہ میں آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور جامعہ کی کارکردگی پر خراج تحسین پیش کیا۔